وَعَدَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ

غزوۂ ہند

اسلام کے قلعہ پاکستان کے مسلمانوں اور پاک فوج کے لیے ایک خوبصورت تحفہ

مصنف

عمیر محمود صدیقی

جملہ حقوق غیر محفوظ ہیں

کتاب کا نام: غزوۂ ہند

مصنف: عمیر محمود صدیقی

ایڈیشن: اول، جنوری ۲۰۱۲ء

تعداد: ۲۰۰۰

ناشر: ادارہ تحقیقاتِ اہل سنت (راولپنڈی)

ملنے کا پتا

ضیاء القرآن، اردو بازار کراچی

مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی

انتساب

ان مجاہدین کے نام

جو ہڈیوں میں گودے کو جما دینے والی سردی میں فلک بوس و برف پوش پہاڑوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے بیدار رہتے ہیں اور قوم سکون کی نیند سوتی ہے

جو دماغ کو پگھلا دینے والی گرمی میں ریت کے ذروں کو اپنے خون سے سیراب کرتے ہیں اور اپنی سرحدوں کا دفاع کرتے ہیں

جو سرحد پار قوم کے دفاع کے لیے اپنی جان قربان کر دیتے ہیں اور ہمیشہ نامعلوم و گمنام رہتے ہیں

از خواب گراں خیز

حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

اے غنچۂ خوابیدہ چو نرگس نگراں خیز
کاشانۂ ما، رفت بتاراجِ غماں خیز
از نالۂ مرغِ چمن، از بانگِ اذاں خیز
از گرمیِ ہنگامہ آتش نفساں خیز
از خوابِ گراں، خوابِ گراں، خوابِ گراں خیز از خوابِ گراں خیز
اے سوئے ہوئے غنچے، نرگس کی طرف دیکھتے ہوئے اٹھ
ہمارا گھر غموں اور مصیبتوں نے برباد کر دیا ، اٹھ
چمن کے پرندے کی فریاد سے اٹھ، اذان کی آواز سے اٹھ
آگ بھرے سانس رکھنے والوں کی گرمی کے ہنگامہ سے
اٹھ گہری نیند، گہری نیند، بہت گہری نیند سے اٹھ گہری نیند سے اٹھ

این نکتہ کشائندۂ اسرارِ نہاں است
ملک است تنِ خاکی و دیں روحِ رواں است
تن زندہ و جاں زندہ ز ربطِ تن و جاں است
با خرقہ و سجادہ و شمشیر و سناں خیز
از خوابِ گراں، خوابِ گراں، خوابِ گراں خیز از خوابِ گراں خیز

یہ بات چھپے ہوئے بھیدوں کو کھولنے والی ہے (غور سے سن)
تیرا خاکی جسم اگر ملک ہے تو دین اس کی جان اور روحِ رواں اور اس پر حکمراں ہے
جسم اور جان اگر زندہ ہیں تو وہ جسم اور جان کے ربط ہی سے زندہ ہیں
لہذا خرقہ و سجادہ و شمشیر و تلوار کے ساتھ اٹھ
گہری نیند، گہری نیند، بہت گہری نیند سے اٹھ گہری نیند سے اٹھ

فریاد از افرنگ و دل آویزیِ افرنگ
فریاد ز شیرینی و پرویزیِ افرنگ
عالم ہمہ ویرانہ ز چنگیزیِ افرنگ
معمارِ حرم، باز بہ تعمیر جہاں خیز
از خواب گراں، خواب گراں، خواب گراں خیز از خواب گراں خیز
فریاد ہے افرنگ سے اور اس کی دل آویزی سے،
اس کی شیریں (حسن) اور پرویزی (مکاری) سے،
کہ تمام عالم افرنگ کی جنگیزیت سے ویران اور تباہ و برباد ہو گیا ہے۔
اے حرم کو تعمیر کرنے والے تو ایک بار پھر اس (تباہ و برباد) جہان کو تعمیر کرنے کے لیے اٹھ کھڑا ہو، (لیکن تو خواب غفلت میں پڑا ہوا ہے)
گہری نیند، گہری نیند، بہت گہری نیند سے اٹھ گہری نیند سے اٹھ

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	ابتدائی کلمات	۸
۲	غزوۂ ہند	۱۸
۳	سنن النسائی	۱۸
۴	مسند امام احمد بن حنبل	۲۰
۵	بیہقی	۲۲
۶	مستدرک	۲۳
۷	المعجم الاوسط	۲۴
۸	التاریخ الکبیر	۲۵
۹	مجمع الزوائد	۲۶
۱۰	جمع الجوامع	۲۶
۱۱	تاریخ الاسلام	۲۷
۱۲	تاریخ بغداد	۲۸
۱۳	سبل الھدی والرشاد	۲۹
۱۴	الکامل	۲۹
۱۵	النھایۃ فی الفتن والملاحم	۳۰
۱۶	رسول اللہ ﷺ کا وعدہ	۳۱

۱۷	غزوۂ ہند میں شرکت اور اپنا سب کچھ قربان کرنے کا جذبہ	۳۲
۱۸	افضل الشہداء	۳۲
۱۹	گناہوں سے مغفرت اور جہنم سے آزادی	۳۴
۲۰	سندھ اور ہند کے فتح ہونے کی بشارت	۳۴
۲۱	حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی آمد ثانی	۳۵
۲۲	الفتن	۳۵
۲۳	مسند ابن راہویہ	۳۹
۲۴	ہند سے قبل بیت القدس کی فتح اور پھر غزوۂ ہند کی تکمیل	۴۱
۲۵	امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ غزوۂ ہند کرنے والوں کے لیے آٹھ بشارتیں	۴۱
۲۶	غزوۂ ہند سے متعلق احادیث من گھڑت نہیں ہیں	۴۲
۲۷	کیا غزوۂ ہند ہو چکا ہے؟	۴۳
۲۸	سندھ کی خرابی ہند سے ہے اور ہند کی چین سے	۴۴
۲۹	تنبیہ	۴۶
۳۰	حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی	۴۷
۳۱	پاکستان کا مستقبل	۴۸
۳۲	بشارت اور غیبی مدد	۵۱
۳۳	نئی نسل کے لیے	۵۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد و علی الہ محمد و بارک وسلم

ابتدائی کلمات

سب تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جس نے ہمیں ایمان کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا اور بے شمار درودو سلام حضور نبی کریم ﷺ پر جن کے لیے اللہ رب العزت نے اس کائنات کی تخلیق فرمائی، اللہ رب العزت تمام اہل ایمان کو اپنے دین متین کی خدمت کے لیے قبول و منظور فرمائے۔ امین

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیـــــین بنا کر مبعوث فرمایا۔ اسی لیے جو کتاب آپ ﷺ پر نازل کی گئی وہ دنیا میں اللہ کا آخری پیغام ہے اور آپ ﷺ کی امت مرحومہ آخری امت ہے۔ اس امت کے لیے یہ بشارت ہے کہ ان کو جو فرض (Duty) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے عطا ہوا ہے اس کا دورانیہ بہت کم مگر اجر کئی گنا ہے اور یہ اللہ کا فضل ہے اللہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے حبیب اور تمام تر صفات و کمالات کے جامع ہیں۔ اس نسبت سے آپ ﷺ کی امت اور اس کے اولیاو علما بھی اللہ کے محبوب ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی

حیات طیبہ میں ہی وہ تمام تر واقعات بیان فرمادیئے تھے جو قیامت تک واقع ہونے والے ہیں تاکہ اہل ایمان آئندہ وقوع پذیر ہونے والے فتنوں سے اپنے ایمان کو محفوظ رکھ سکیں اور آزمائشوں اور مصائب میں ثابت قدم رہتے ہوئے دیگر اہل اسلام کی حفاظت بھی کر سکیں۔ حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ روایت فرماتے ہیں:

و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ يَعْنِي عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتْ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتْ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتْ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا[1]

حضرت عمرو بن حاطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر ہم سے خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر نیچے تشریف لائے نماز ادا کی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے ہم سے خطاب فرمایا یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ پھر نیچے تشریف لائے نماز ادا کی، پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے، پھر ہم سے خطاب فرمایا یہاں تک کہ

[1] (صحیح مسلم: ٥١٤٩)

سورج غروب ہو گیا۔ پس آپ ﷺ نے ہمیں خبر دے دی اس کی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے۔۔ پس ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جس نے اسکو زیادہ یاد رکھا۔

رسول اللہ ﷺ کی ان اخبار و احادیث میں کئی ایک مقامات پر امت کو اپنا ایمان بچانے کی نصیحت کی گئی ہے اور اس کے ساتھ عظیم فتوحات کی وہ بشارتیں بھی دی گئی ہیں جو مایوسی کے عالم میں یقین کی کیفیت کو پیدا کر دیتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا[2]

[2] (صحیح مسلم: ٥١٤٤)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے تمام روئے زمین کو سمیٹ دیا اور میں نے اس کے تمام مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا۔ اور جو زمین میرے لیے سمیٹ دی گئی تھی عنقریب میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے دیئے گئے اور میں نے اپنی امت کے لیے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ وہ اس کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان کے علاوہ ان پر کوئی دشمن نہ مسلط کیا جائے، جو ان سب کی جانوں کو مباح کرے، اور بے شک میرے رب نے فرمایا: اے محمد! ﷺ جب میں کوئی فیصلہ کر دوں تو وہ رد نہیں ہوتا، اور بے شک میں نے تمہاری امت کے لیے فیصلہ کر دیا ہے کہ ان کو عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے علاوہ ان کے اوپر کوئی ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی جانوں کو مباح کرے خواہ ان کے خلاف تمام روئے زمین کے لوگ جمع ہو جائیں، ہاں اس امت کے بعض لوگ بعض دوسروں کو ہلاک کر دیں گے اور بعض بعض کو قید کریں گے۔

اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی امت و دین کو بالآخر تمام اقوام و ادیان پر غلبہ نصیب ہو گا اور مشارق و مغارب کے خزانے ان کے قدموں میں ڈال دیئے جائیں گے۔ لیکن یاد رہے کہ ہمارا انتشار و افتراق دشمن کے ہم پر مسلط کیے جانے کا سبب بن سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی زبان اقدس سے بیان ہونے والی بشارتوں میں سے ایک

بشارت اور وعدہ "غزوۂ ہند" ہے۔ ہند زمین کا وہ حصہ ہے جہاں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو آسمان سے زمین پر بھیجا گیا اور آپ نے ہند سے چالیس بار حج کا سفر پیدل طے ادا کیا۔[3]

احادیث مبارکہ میں غزوہ ہند کا وعدہ کیا گیا ہے اسی لیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور مبارک سے ہی اس بشارت کو حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ سب سے پہلے جس مسلمان مجاہد نے ہندوستان کی زمین پر قدم رکھا وہ حضرت حارث بن مرہ فہری ہیں۔ امام ابن نحاس فرماتے ہیں:

> وفی سنة سبع وثلاثين غزا الحارث بن مرة الفهری ارض الهند الی ان جاوز مکران وبلاد قندابيل[4]
>
> اور سن ۳۷ھ میں حارث بن مرہ فہری نے ہند کی زمین پر حملہ کیا اور مکران اور قندابیل کے علاقوں سے آگے بڑھ گئے۔

حارث بن مرہ فہری کے بعد حضرت مہلب بن ابی صفرہ ہند پر حملہ آور ہوئے ہیں۔ تاریخ فرشتہ میں ہے:

۴۴ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے زیاد بن ابیہ کو بصرہ، خراسان اور سیستان کا حاکم مقرر کیا اور اسی سال زیاد کے حکم سے عبد الرحمن بن ربیعہ نے کابل کو فتح کیا اور اہل

---

[3] (تفسیر القرطبی: ج:۶/ص:۳۸۸)

[4] (مشارع الاشواق: ص:۹۱۸۔۹۱۹)

کابل کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ کابل کی فتح کے کچھ ہی عرصے بعد ایک نامور عرب امیر مہلب بن ابی صفرہ مرو کے راستے سے کابل وزابل آئے اور ہندوستان پہنچ کر انہوں نے جہاد کیا۔[5]

اسی طرح حجاج بن یوسف نے ۸۶ھ میں محمد ہارون کو ایک زبردست لشکر دے کر مکران کی طرف روانہ کیا جس کے نتیجے میں مکران فتح ہوا اور اسی زمانے سے سندھ میں بھی اسلام کی باقاعدہ اشاعت شروع ہوگئی۔ عباسی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں جب راجہ داہر بن ضعفیہ نے مسلمانوں کا لوٹا ہوا مال اور مسلمان قیدی عورتوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا تو حجاج نے خلیفہ کی اجازت سے اہل ہند سے جہاد کرنے کی اجازت لی اور پدمن نامی ایک شخص کو بھیجا۔ انہوں نے اہل دیبل سے جنگ کی اور اس میں جام شہادت نوش کیا۔ پدمن کی شہادت کے بعد حجاج نے اپنے چچازاد بھائی اور داماد عماد الدین محمد بن قاسم کو جس کی عمر صرف سترہ سال تھی ۹۳ھ میں سندھ کی طرف روانہ کیا۔ جس میں اللہ رب العزت نے اس کم سن مجاہد کو فتح عطا فرمائی اور راجہ داہر اس جنگ میں مارا گیا۔[6]

حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ (۳۵۷ھ۔۴۲۱ھ) کا عالم یہ تھا کہ اپنے اوپر غزوہ ہند کو فرض کیا ہوا تھا۔ امام ذہبی فرماتے ہیں:

وفرض على نفسه كل عام غزو الهند، فافتتح منها بلاداً واسعة، وكسر الصنم المعروف بسومنات، وكانوا يعتقدون أنّه يحيي ويميت،

[5] (تاریخ فرشتہ: ج:۱/ص:۴۶)

[6] (تاریخ فرشتہ: ج:۴/ص:۶۵۵تا۶۵۹)

ویقصدونه من البلاد، وافتتن به أمم لا یحصیهم إلاّ الله. ولم یبق ملك ولا محتشم إلاّ وقد قرَّب له قرباناً من نفیس ماله[7].

اور سلطان نے اپنے اوپر ہر سال ہند پر حملے کو فرض کیا ہوا تھا۔ پس انہوں نے ہند کا ایک وسیع حصہ فتح کر لیا اور معروف بت کو توڑا جس کا نام سومنات تھا۔ اور وہ (اہل ہند) یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ اس کی طرف مختلف شہروں سے زیارت کے لیے آتے۔ اسی وجہ سے بہت سی اقوام آزمائش کا شکار ہوئیں جن کی تعداد اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اور کوئی بادشاہ اور محتشم شخص ایسا باقی نہ بچا تھا جو اپنے نفیس مال میں سے اس پر قربانی نہ دیتا ہو۔

محمد قاسم فرشتہ لکھتے ہیں:

شیخ صاحب (حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمہ اللہ) سے رخصت ہو کر سلطان محمود غزنوی واپس آیا اور اس نے ان کے عطا کردہ خرقہ کو بڑی حفاظت سے اپنے پاس رکھا۔ جس زمانے میں محمود نے سومنات پر حملہ کیا تھا اور پرم اور دشلیم سے اس کی جنگ ہوئی تھی تو محمود کو یہ خطرہ لاحق ہوا تھا کہ کہیں مسلمانوں کے لشکر پر ہندوؤں کا لشکر غالب نہ آجائے۔ اس وقت پریشانی کے عالم میں سلطان محمود شیخ صاحب کے خرقہ کو ہاتھ میں لے کر سجدہ میں گر گیا اور خداوند تعالیٰ سے دعا کی "اے خدا! اس خرقے کے مالک کے طفیل میں مجھے ان ہندوؤں کے مقابلے میں فتح دے۔ میں نیت کرتا ہوں کہ جو مال غنیمت یہاں سے حاصل کروں گا اسے یتیموں اور محتاجوں میں تقسیم کر دوں گا" مؤرخین کا بیان ہے کہ اس دعا کے مانگتے ہی آسمان

---

[7] (تاریخ الاسلام: ج:٦/ص:٣٦)

کے ایک حصے سے سیاہ بادل اٹھے اور سارے آسمان پر محیط ہو گئے۔ بادل کی گرج اور بجلی کی چمک کڑک سے ہندوؤں کا لشکر ہراساں ہو گیا اور ہندو اس پریشانی کے عالم میں آپس ہی میں ایک دوسرے سے لڑنے لگے۔ ہندوؤں کی اس باہمی جنگ کی وجہ سے پریم دیو کی فوج میدان جنگ سے بھاگ نکلی اور یوں مسلمانوں نے ہندوؤں پر فتح پائی۔[8]

غرض یہ کہ اہل اسلام ہند پر حملہ آور ہوتے رہے ہیں تاکہ اللہ رب العزت ان کو اس بشارت سے سرفراز فرمادے جو غزوۂ ہند میں شریک ہونے والے مجاہدین کے لیے ہے کہ اگر وہ اس میں شہید ہو جائیں تو وہ افضـــل الشـــہداء ہیں اور اگر غازی بن کر لوٹیں تو اللہ ان کے تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ حدیث شریف کے مطابق غزوۂ ہند کی تکمیل حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دست مبارک کے ذریعے ہو گی۔ جس میں ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر ان کے سامنے پیش کیا جائے گا اور ہندوستان مکمل طور پر ہمیشہ کے لیے اہل اسلام کے تحت آجائے گا۔

پاکستان وہ مبارک اور پاک سرزمین ہے جسے اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو نعمت عظمیٰ کے طور پر شب قدر کو رمضان المبارک میں عطا فرمایا ہے۔ اہل اسلام اور اہل پاکستان کو یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ مشرکین اور یہودیوں کو اللہ رب العزت نے مسلمانوں کا سب سے شدید ترین دشمن قرار دیا ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا [9]

---

[8] (تاریخ فرشتہ: ج:۴/ص:۹۱)

[9] (المائدۃ:۸۲)

آپ یقیناً ایمان والوں کے حق میں بلحاظِ عداوت سب لوگوں سے زیادہ سخت
یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے۔

آج بھی یہود و ہنود عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ ہماری نوجوان نسل اس بات کو ذہن نشین کرلے کہ پاکستان وہ عظیم مملکت ہے جسے ہمارے آباؤاجداد نے اپنی جان، مال، عزت وآبرو کی قربانی دے کر حاصل کیا ہے۔ اس ملک کی تعمیر میں ان بہنوں کی قربانی بھی شامل ہے جن کے برہنہ جلوس بازاروں میں نکالے گئے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اور نظریاتی طور پر ایک اسلامی ملک ہے۔ اسلام اور پاکستان کا باہمی گہرا تعلق ہے۔ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ جب کبھی کسی خارجی حملے کا خطرہ ہوتا ہے تو قوم کو سیکولرازم کے نام پر جمع نہیں کیا جاتا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے بلکہ اس قوم کو اس کلمہ کی بنیاد پر جمع کیا جاتا ہے جو اس کا مطلب و مقصد ہے یعنی

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ

پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے اور اسلام کے نام پر ہی پر امن، قائم اور شاد باد رہ سکتا ہے۔ پاکستان رہے یا نہ رہے اسلام تو رہے گا لیکن جس خطۂ زمین کو اللہ رب العزت نے اس دور میں اسلام کی سربلندی، حرم کی پاسبانی اور عالم اسلام کی قیادت کے لیے منتخب کیا ہے، وہ پاکستان ہے۔ پاکستان امت کی آبرو اور حرم کی نگہبانی کا امین ہے۔ مسلمانوں کا آخری قلعہ اور آخری چٹان ہے۔ اس لیے اس کی حفاظت کریں اور اس سے محبت کریں۔ وہ لوگ جو اپنا مستقبل یورپی ممالک سے جوڑے ہوئے ہیں وہ اس بات کو قلب و ذہن پر نقش کرلیں کہ اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کشور حسین میں

رہتے ہوئے امت مسلمہ کی قیادت و خدمت کا کام سر انجام دیں۔ اس وقت بالخصوص اطراف و اکناف سے عالم کفر جمع ہو کر پاکستان کے حصے بخرے کرنے کی کوشش کر رہا ہے کیونکہ اس پاک سرزمین کو روندنے کے بعد ان کے لیے کوئی اور اسلامی قوت ایسی باقی نہیں بچے گی جو ان کے مذموم مقاصد کی تکمیل میں سد ذوالقرنین ثابت ہو سکے۔ ہم ہندوستان کا کئی بار میدان کارزار میں سامنا کر چکے ہیں جس میں ہم نے دشمن کو مسکت اور دندان شکن جواب دیا ہے البتہ ہماری بداعمالیوں اور صفوں میں موجود غداروں کی وجہ سے ہمیں بعض مواقع پر تکلیف کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے۔ ہندوستان کے مشرکین کے ساتھ ہونے والی ہر جنگ غزوۂ ہند کا ہی حصہ ہے جس کی تکمیل احادیث کے مطابق حضرت سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے دست مبارک سے ہو گی۔ اب ہم غزوۂ ہند سے متعلق احادیث کو بیان کریں گے تاکہ ان بشارتوں کو پڑھ کر اہل اسلام اور بالخصوص پاکستانی مسلمان خود پر مسلط ہونے والی نظریاتی اور ہمہ جہتی جنگ کا مقابلہ کرنے کے ساتھ خود کو غزوۂ ہند کے لیے تیار کر سکیں۔ اللہ رب العزت ہمیں قبول فرمائے۔ آمین

عمیر محمود صدیقی

۳ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

Btm1432@gmail.com

غَزْوَةُ الْهِنْدِ

ا۔ سنن النسائی

حضرت امام نسائی علیہ الرحمۃ نے غزوہ ہند سے متعلقہ احادیث پر ایک باب رقم کیا ہے۔ جس میں آپ نے تین احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں دو احادیث کے راوی حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور ایک حدیث کے راوی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ روایت فرماتے ہیں:

ا۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ سَيَّارٍ ح قَالَ وَأَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبِيدَةَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرْجِعْ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ [10]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس اگر میں نے اس غزوہ کو پایا تو میں اس میں اپنی جان اور اپنا مال خرچ کر دوں گا۔ اگر مجھے قتل کر دیا جائے گا تو میں سب سے زیادہ فضیلت والے شہداء میں سے ہوں گا اور اگر میں لوٹ آؤں گا تو میں (آگ سے) آزاد کیا ہوا ابو ہریرہ ہوں گا۔

---

[10] (سنن النسائی، باب غزوۃ الھند)

۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبِيدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي وَإِنْ قُتِلْتُ كُنْتُ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ رَجَعْتُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ [11]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس اگر میں نے اس کو پایا تو میں اس میں اپنی جان اور اپنا مال خرچ کردوں گا اور اگر میں اس میں قتل کر دیا گیا تو میں سب سے زیادہ فضیلت والے شہداء میں سے ہوں گا اور اگر میں لوٹ آیا تو میں (جہنم کی آگ سے) آزاد کیا ہوا ابوہریرہ ہوں گا۔

۳۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنْ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام [12]

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ نے (جہنم

---

11 (سنن النسائی، باب غزوۃ الھند)

12 (سنن النسائی، باب غزوۃ الھند)

کی) آگ سے محفوظ رکھا ہے۔ ایک وہ گروہ جو ہند پر حملہ کرے گا اور دوسرا وہ گروہ ہے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہو گا۔

ان احادیث کو امام نسائی نے اپنی کتاب السنن الکبریٰ میں بھی نقل کیا ہے۔[13]

۲۔ مسند امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ نے غزوہ ہند کے بارے میں اپنی اسناد سے تین احادیث نقل کی ہیں۔ جن میں سے دو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ایک حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ روایت فرماتے ہیں:

۴۔ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبِيدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْهِنْدِ فَإِنْ اسْتُشْهِدْتُ كُنْتُ مِنْ خَيْرِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ رَجَعْتُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ[14]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کے بارے میں وعدہ فرمایا ہے۔ اگر میں اس میں شہید ہو گیا تو میں سب سے بہترین شہیدوں میں سے ہوں گا اور اگر میں لوٹ آیا تو میں آگ سے آزاد کیا ہوا ابو ہریرہ ہوں گا۔

۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي خَلِيلِي الصَّادِقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْثٌ إِلَى السِّنْدِ

---

13 (السنن الکبریٰ: رقم الحدیث: ٤٣٨٢، ٤٣٨٣، ٤٣٨٤)

14 (مسند امام احمد بن حنبل: رقم الحدیث: ٦٨٣١)

وَالْهِنْدِ فَإِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُ فَاسْتُشْهِدْتُ فَذَلِكَ وَإِنْ أَنَا فَذَكَرَ كَلِمَةً رَجَعْتُ وَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ قَدْ أَعْتَقَنِي مِنَ النَّارِ [15]

میری امت میں سے ایک لشکر کو سندھ اور ہند کی طرف بھیجا جائے گا۔ پس اگر میں نے اس کو پایا اور میں اس میں شہید ہو گیا تو ٹھیک ہے اور اگر، پھر آپ نے ایک کلمہ ذکر کیا، (پھر فرمایا) میں لوٹ آیا تو میں ابوہریرہ ہوں جس کو اللہ آگ سے آزاد فرمادے گا۔

٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الْوُصَابِيِّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام [16]

نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا: میری امت میں سے دو گروہ وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے محفوظ فرمایا ہے۔ ایک وہ گروہ جو ہند پر حملہ آور ہوگا اور ایک وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔

15 (مسند امام احمد بن حنبل: رقم الحدیث: ۸۴۶۷)

16 (مسند امام احمد بن حنبل: رقم الحدیث: ۲۱۳۶۲)

۳۔ بیہقی

حضرت امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے اپنی دو کتابوں سنن کبریٰ اور دلائل النبوۃ میں غزوہ ہند سے متعلق احادیث ذکر کی ہیں۔ان روایات کے راوی بھی حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ ہیں۔آپ روایت فرماتے ہیں:

۷۔ (أخبرنا) علی بن احمد بن عبدان أنبأ احمد بن عبید الصفار ثنا بشر بن موسی ثنا خلف عن هشيم عن سيار بن أبي سيار الغنوی (ح وأخبرنا) أبو الحسن علی بن محمد بن أبي علی السقاء وأبو الحسين علی بن محمد المقری قالا أنبأ الحسن بن محمد ابن اسحاق ثنا يوسف بن يعقوب القاضی ثنا مسدد ثنا هشيم عن سيار أبي الحكم عن جبر بن عبيدة عن أبي هريرة رضی الله عنه قال وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند فان ادركتها انفق فيها مالی ونفسي فان استشهدت كنت من افضل الشهداء وان رجعت فانا أبو هريرة المحرر[17]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ فرمایا ہے پس اگر میں نے اس کو پایا تو میں اس میں اپنا مال اور اپنی جان خرچ کر دوں گا اور اگر میں شہید ہو گیا تو میں سب سے زیادہ فضیلت والے شہداء میں

17 (السنن الکبریٰ: باب ماجاء فی قتال الهند)

سے ہوں گا اور اگر میں لوٹ آیا تو میں آگ سے آزادہ کردہ ابو ہریرہ ہوں گا۔

اس حدیث شریف کو آپ نے دلائل النبوۃ میں بھی نقل فرمایا ہے۔[18]

۸۔ (أخبرنا) أبو سعد احمد بن محمد المالینی أنبأ أبو أحمد بن عدی الحافظ ثنا محمد بن الحسن بن قتیبة وجعفر بن احمد بن عاصم قالا ثنا ھشام بن عمار ثنا الجراح بن ملیح البھرانی ثنا محمد بن الولید الزبیدی عن لقمان بن عامر عن عبد الاعلی بن عدی البھرانی عن ثوبان رضی اللہ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصابتان من امتی احرزھما اللہ من النار، عصابة تغزو الھند وعصابة تکون مع عیسی ابن مریم علیھما السلام [19]

نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ نے آگ سے محفوظ فرمادیا ہے۔ ایک وہ گروہ جو ہند پر حملہ کرے گا اور ایک وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہو گا۔

۴۔ المستدرک

حضرت امام حاکم علیہ الرحمـــــــة نے بھی اپنی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے غزوۂ ہند کے بارے میں ایک حدیث روایت کی ہے۔ آپ روایت فرماتے ہیں:

---

18 (دلائل النبوۃ: رقم الحدیث: ۲٦۱۱)

19 (السنن الکبریٰ: باب ماجاء فی قتال الھند)

۹۔حدثنا أبو بكر محمد بن أحمد بن بالويه ، ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل ، ثنا أبي ، ثنا هشيم ، عن سيار ، عن جبر بن عبيدة ، عن أبي هريرة رضي الله عنه، قال: « وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند، فإن استشهدت كنت من خير الشهداء، وإن رجعت فأنا أبو هريرة المحرر [20]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس اگر میں اس میں شہید ہو گیا تو میں سب سے بہترین شہیدوں میں سے ہوں گا۔اور اگر میں واپس لوٹ آیا تو میں آگ سے آزاد کردہ ابو ہریرہ ہوں گا۔

۵۔المعجم الاوسط

حضرت امام طبرانی علیہ الرحمۃ روایت فرماتے ہیں:

۱۰۔حدثنا محمد بن أبي زرعة ، نا هشام بن عمار ، نا الجراح بن مليح البهراني ، عن محمد بن الوليد الزبيدي ، عن لقمان بن عامر الوصابي ، عن عبد الأعلى بن عدي البهراني ، عن ثوبان ، مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : عصابتان من أمتي أحرزهما الله من النار : عصابة تغزو الهند، وعصابة تكون مع عيسى ابن مريم [21]

[20] (المستدرك على الصحيحين للحاكم: رقم الحديث: ۶۲۳۴)

[21] (المعجم الأوسط: رقم الحديث: ۶۹۳۰)

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے دو گروں ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ فرمایا ہے۔ایک وہ گروہ جو ہند پر حملہ کرے گا اور دوسرا وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔

٦۔التاریخ الکبیر

امام بخاری علیہ الرحمۃ روایت فرماتے ہیں:

١١۔عبد الاعلى بن عدي البهراني قاضي حمص عن ثوبان، روى عنه لقمان بن عامر وحريز بن عثمان وأبو بكر بن ابي مريم، قال يزيد بن عبد ربه: مات عبد الاعلى البهراني سنة اربع ومائة، سليمان حدثنا الجراح بن مليح حدثنا الزبيدي عن لقمان بن عامر عن عبد الاعلى ابن عدي البهراني عن ثوبان رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم: عصابتان من امتي احرزهما الله من النار عصابة تغزو الهند وعصابة مع عيسى بن مريم عليه الصلاة والسلام.[22]

حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہیں جن کو اللہ نے (جہنم کی) آگ سے محفوظ فرمادیا ہے ایک وہ گروہ جو ہند پر حملہ کرے گا اور دوسرا وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔

ایک اور مقام پر آپ روایت فرماتے ہیں:

---

[22] (التاریخ الکبیر: رقم الحدیث:۱۷۴۳)

۱۲۔جبر بن عبیدۃ عن ابی ھریرۃ قال: وعدنا النبي صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ الھند [23]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا: نبی کریم ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ کیا ہے۔

۷۔مجمع الزوائد

امام ہیثمی روایت فرماتے ہیں:

۱۳۔عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: عصابتان من أمتي أحرزھما اللہ من النار، عصابۃ تغزو الھند وعصابۃ تکون مع عیسی بن مریم. [24]

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہوں گے جن کو اللہ آگ سے محفوظ فرمادے گا۔ ایک وہ گروہ جو ہند پر حملہ آور ہوگا اور دوسرا وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔

۸۔جمع الجوامع

حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ روایت فرماتے ہیں:

---

[23] (التاریخ الکبیر: رقم الحدیث: ۲۳۳۳)

[24] (مجمع الزوائد: باب غزو الھند)

۱۴۔عصابتان من أمتي أحرزهم الله من النار عصابة تغزو الهند وعصابة تكون مع عيسى ابن مريم [25]

میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہیں جن کو اللہ نے آگ سے محفوظ فرمادیا ہے۔ایک وہ گروہ جو ہند پر حملہ کرے گا اور ایک وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہو گا۔

حضرت امام مناوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب فیض القدیر میں اس حدیث کی شرح بھی کی ہے۔[26]

۹۔تاریخ الاسلام

حضرت امام ذہبی فرماتے ہیں:

۱۵۔عن سيّار أبي الحكم، عن جبر بن عبيدة، عن أبي هريرة قال: وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند، فإن أدركتها أنفق فيها مالي ونفسي، فان استشهدت كنت من أفضل الشهداء، وإن رجعت فأنا أبو هريرة المحرّر. [27]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا ہے۔پس اگر میں نے اس کو پایا تو میں اپنا مال اور اپنی جان اس میں خرچ کردوں گا۔اگر میں اس میں شہید ہو گیا تو میں سب سے زیادہ فضیلت

25 (جمع الجوامع: رقم الحديث: ۱۱۵)

26 (فیض القدیر: رقم الحدیث: ۵۴۳۶)

27 (تاریخ الاسلام: ج:۱/ص:۱۱۰)

والے شہداء میں سے ہوں گا۔اور اگر میں لوٹ آیا تو میں آگ سے آزاد کردہ ابوہریرہ ہوں گا۔

۱۰۔تاریخ بغداد

حضرت امام خطیب بغدادی فرماتے ہیں:

۱۶۔أخبرني أبو بكر بن رزقويه حدثنا علي بن محمد بن لؤلؤ الوراق حدثنا زكريا بن يحيى الساجي حدثنا الحسين بن علي بن راشد الواسطي حدثنا هشيم بن سيار عن أبي الحكم بن جبر عن أبي هريرة قال: وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند فإن أنا أدركتها أتعبت فيها نفسي وقال فإن استشهدت كنت أفضل الشهداء وإن رجعت فأنا أبو هريرة.[28]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا ہے۔پس اگر میں نے اس کا پایا تو اس میں اپنی جان کو تھکا دوں گا اور کہا اگر میں اس میں شہید ہو گیا تو میں سب سے زیادہ فضیلت والے شہداء میں سے ہوں گا اور اگر میں لوٹ آیا تو میں ابوہریرہ ہوں گا۔

---

[28] (تاریخ بغداد: ج:۴/ص:۳۷۷)

۱۱۔ سبل الهدی والرشاد

۱۷۔ عن ثوبان مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: (عصابتان من أمتي أحرزهما الله من النار، عصابة تغزو الهند، وعصابة تكون مع عيسى ابن مريم عليهما السلام)[29]

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہیں جن کو اللہ نے آگ سے محفوظ فرمادیا ہے۔ایک وہ گروہ جو ہند پر حملہ کرے گا اور ایک وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہو گا۔

۱۲۔ الکامل

امام ابن عدی روایت کرتے ہیں:

۱۸۔ عن ثوبان مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عصابتان من أمتي حرزهما الله من النار عصابة تغزو الهند وعصابة تكون مع عيسى بن مريم عليه السلام[30]

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہیں جن کو اللہ

---

29 (سبل الہدی والرشاد: ج:۱۰/ص:۸۰)

30 (الکامل: ج:۲/ص:۱۶۱)

نے آگ سے محفوظ فرمادیا ہے۔ایک وہ گروہ جو ہند پر حملہ آور ہو گا اور ایک وہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو گا۔

۱۳۔النہایۃ فی الفتن والملاحم

حضرت امام ابن کثیر فرماتے ہیں:

۲۵۔ إشارة نبوية إلى أن الجيش المسلم سيصل إلى الهند والسند

وقال الإمام أحمد، حدثنا يحيى بن إسحاق، أنا البراء، عن الحسن، عن أبي هريرة. وحدثني خليلي الصادق رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: " يكون في هذه الأمة بعث إلى السند والهند " فإن أنا أدركته واستشهدت فذاك وإن أنا فذكر كلمة رجعت فأنا أبو هريرة المحرر قد أعتقني من النار " ورواه أحمد أيضاً عن هشيم عن سيار عن جبر بن أبي عبيدة عن أبي هريرة قال: وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند فإن استشهدت كنت من خير الشهداء، وإن رجعت فأنا أبو هريرة المحرر. ورواه النسائي من حديث هشام وزيد بن أبي أنيسة عن سيار عن جابر، ويقال هذا خبر عن أبي هريرة فذكره[31]

نبوی اشارہ اس بات کی طرف کہ ایک مسلمانوں کا لشکر عنقریب ہند اور سندھ تک پہنچ جائے گا۔اور امام احمد نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور میرے خلیل صادق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں ایک لشکر کو سندھ اور ہند کی طرف بھیجا جائے گا۔پس اگر میں نے اس کو پایا اور میں شہید ہو گیا تو ٹھیک

31 (النہایۃ فی الفتن والملاحم: ص: ۱۲)

ہے اور اگر میں، پھر آپ نے ایک کلمہ ذکر کیا، (پھر فرمایا) لوٹ آیا تو میں آزادہ کردہ ابوہریرہ ہوں گا اللہ نے مجھے آگ سے آزاد کر دیا ہو گا۔ اور اسے احمد نے از ہشیم از سیار از جبیر بن ابو عبیدہ از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا ہے۔ اگر میں شہید ہو گیا تو میں سب سے بہترین شہداء میں سے ہوں گا اور اگر میں لوٹ آیا تو میں آزادہ کردہ ابوہریرہ ہوں گا۔ اور اسے نسائی نے روایت کیا ہے حدیث ہشام اور زید بن ابی انیسہ از سیار از جابر، اور کہا جاتا ہے یہ خبر از ابوہریرہ ہے اور پھر اس کا ذکر کیا۔

ان روایات کو آپ نے اپنی تاریخ البدایۃ والنہایۃ میں بھی نقل فرمایا ہے۔[32]

رسول اللہ ﷺ کا وعدہ

غزوۂ ہند سے متعلق احادیث میں اس بات کا ذکر ہے کہ وعدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ الھند رسول اللہ ﷺ نے غزوہ ہند کا اس امت سے وعدہ کیا ہے۔ ان کلمات سے اس غزوہ کی اہمیت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے علمائے اسلام نے اپنی کتب میں غزوۂ ہند سے متعلق احادیث کو بیان کیا ہے اور اس امانت وبشارت کو ہر دور میں آئندہ آنے والی نسلوں تک منتقل کیا ہے۔ اہل ایمان اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اپنے وعدے کو وفا کرتے ہیں اس لیے غزوہ ہند کے واقع ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔

[32] (البدایۃ والنہایۃ: ج:٦/ص: ٣٣٢۔٣٣٣)

غزوۂ ہند میں شرکت اور اپنا سب کچھ قربان کرنے کا جذبہ

ان احادیث کے مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس غزوہ میں شریک ہونے کی تمنا کیا کرتے تھے۔ جس کا اظہار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایمانی کلمات سے بخوبی ہوتا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے اس بات کا بھرپور طور پر اظہار کیا کہ اگر مجھے وہ دور نصیب ہوا جب غزوۂ ہند ہوگا تو میں اپنی جان،مال، میراث اور اپنا سب کچھ اللہ کی راہ قربان کر دوں گا۔ تقسیم ہند کے بعد مشرکین ہند نے کبھی پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا اور تا حال اہل پاکستان ان کے ساتھ ہمہ جہتی جنگ میں مصروف ہیں۔ وہ مجاہدین جن کو اللہ نے مشرکین ہند کے ساتھ جہاد کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کو چاہیے کہ وہ اپنا سب کچھ اسلام اور پاکستان کی سربلندی کے لیے قربان کرنے کا جذبہ اپنے اندر بیدار رکھیں جس طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا اظہار کیا۔

افضل الشہداء

غزوۂ ہند سے متعلق احادیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے شہادت کی تمنا کا اظہار کیا ہے کیونکہ اس غزوہ میں جو لوگ شہادت کی عظیم نعمت سے ہمکنار ہوں گے وہ اللہ کے نزدیک افضل الشہداء میں سے ہوں گے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ [33]

[33] (البقرۃ:۱۵۴)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مت کہا کرو کہ یہ مردہ ہیں، (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔

شہید کے احادیث میں بہت فضائل بیان ہوئے ہیں۔ امام مسلم علیہ الرحمۃ روایت فرماتے ہیں:

وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرُ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنْ الْكَرَامَةِ [34]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص دنیا میں لوٹنا پسند نہیں کرتا اور زمین پر اس کے لیے کچھ نہیں ہوتا، سوائے شہید کے بے شک وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ واپس لوٹ آئے اور دس بار شہید کیا جائے اس کرامت کی وجہ سے جو وہ دیکھتا ہے۔

جب ایک عام شہید کا مرتبہ اتنا بلند ہے تو جن کو رسول اللہ ﷺ نے افضل الشہداء قرار دیا ہے ان کو اللہ رب العزت کس قدر بلند درجات عطا فرمائے گا اس کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ امام ابن قیم علیہ الرحمۃ افضل الشہداء کے بارے میں حدیث روایت کرتے ہیں:

34 (مسلم: رقم الحدیث: ۳۴۸۹)

أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ الَّذِينَ إِنْ يَلْقَوْا فِي الصَّفِّ لَا يَلْفِتُونَ وُجُوهَهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا أُولَئِكَ يَتَلَبَّطُونَ فِي الْغُرَفِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ وَيَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ وَإِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ إِلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ[35]

سب سے زیادہ فضیلت والے شہداء وہ ہیں جب وہ صف میں (دشمن سے) آمنے سامنے ہوتے ہیں تو اپنے چہروں کو نہیں موڑتے یہاں تک کہ وہ قتال کرتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو جنت کے بلند ترین کمروں میں اپنے پیر ماریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو (اپنی شان کے مطابق) مسکرا کر دیکھے گا اور اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی طرف دنیا میں مسکرا کر دیکھتا ہے تو اس پر کوئی حساب نہیں ہوتا۔

گناہوں سے مغفرت اور جہنم سے آزادی

اس غزوہ میں شریک ہونے والوں کے لیے ایک بشارت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا اور اگر کوئی شخص اس غزوہ میں شہادت حاصل نہ کر سکا اور غازی بن کو لوٹا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ سے محفوظ و مامون فرمادے گا۔

سندھ اور ہند کے فتح ہونے کی بشارت اور علم غیب

ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے سندھ اور ہند کے فتح ہونے کی بشارت عطا فرمائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے وعدے کو پورا فرمایا اور سندھ اور ہند کے دروازے اہل اسلام کے لیے وا فرمادیئے۔ یہ احادیث رسول اللہ ﷺ

35 (زاد المعاد: ج:۳/ص:۳۳)

کی نبوت اور اللہ کی جانب سے علم غیب کے عطا کیے جانے پر دلالت کرتی ہیں۔اسی طرح وہ تمام تر احادیث جن میں قیامت کی علامات کو بیان کیا گیا ہے وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے ثبوت پر واضح دلیل ہیں۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگرچہ اس جنگ میں امام مہدی اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ شریک ہونے کی تمنا کا اظہار کیا لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے آپ سے مسکراتے ہوئے اس بات کو بیان فرمادیا کہ ابوہریرہ اس میں شریک نہ ہوں پائیں گے۔یہ بات بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم غیب کے حامل ہونے پر دلیل ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ان کی نیت کے موافق غزوۂ ہند میں شریک ہونے والے مجاہدین کا اجر عطا فرمائے گا۔

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی آمد ثانی کا بیان

حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اللہ کے نبی اور رسول ہیں۔اسلام کے عقیدے کے مطابق آپ کو یہودی نہ تو شہید کر سکے اور نہ ہی آپ کو مصلوب کیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا تھا اور قیامت سے قبل آپ علیہ السلام دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے اور خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے مطابق عدل فرمائیں گے۔آپ علیہ السلام کی آمد ثانی سے متعلق احادیث متواتر ہیں۔ غزوۂ ہند سے متعلق احادیث میں آپ علیہ السلام کی معیت میں جہاد کرنے والے گروہ کے لیے جنت کی بشارت ہے۔اس لیے یہ احادیث بھی آپ علیہ السلام کی آمد ثانی پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۴۔الفتن

حضرت امام حماد بن نعیم علیہ الرحمۃ (متوفی: ۲۲۹ھ) روایت فرماتے ہیں:

١٩۔حدثنا الحکم بن نافع عمن حدثه عن کعب قال یبعث ملك في بیت المقدس جیشا إلی الهند فیفتحها فیطئوا أرض الهند ویأخذوا کنوزها فیصیره ذلك الملك حلیة لبیت المقدس ویقدم علیه ذلك الجیش بملوك الهند مغللین ویفتح له ما بین المشرق والمغرب ویکون مقامهم في الهند إلی خروج الدجال.[36]

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہابیت المقدس میں ایک بادشاہ ایک لشکر ہند کی طرف بھیجے گا وہ اسے فتح کریں گے۔پس وہ ہند کی زمین کو روندیں گے اور اس کا خزانہ حاصل کریں گے۔وہ بادشاہ اس خزانے کو بیت المقدس کا زیور بنادے گا اور لشکر اس بادشاہ کے پاس ہند کے بادشاہوں کو جکڑ کر لائیں گے اور اس کے لیے جو مشرق اور مغرب کے درمیان ہے فتح کر دیا جائے گا۔اور ان کا قیام دجال کے نکلنے تک ہند میں ہو گا۔

٢٠۔حدثنا بقیة بن الولید عن صفوان عن بعض المشیخة عن أبي هریرة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وذکر الهند فقال (لیغزون الهند لکم جیش یفتح اللہ علیهم حتی یأتوا بملوکهم مغللین بالسلاسل یغفر اللہ ذنوبهم فینصرفون حین ینصرفون فیجدون ابن مریم بالشام).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ہند کا ذکر کیا، فرمایا: تمہارے لیے ایک لشکر ضرور ہند پر حملہ کرے گا۔اللہ ان کو فتح عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ ان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے۔اللہ

36 (الفتن: رقم الحدیث:١١٤٩)

تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف فرمائے گا پھر وہ لوٹیں گے جب ان کو لوٹنا ہو گا تو وہ ابن مریم علیہما السلام کو شام میں پائیں گے۔

قال أبو هريرة إن أنا أدركت تلك الغزوة بعت كل طارف لي وتالد وغزوتها فإذا فتح الله علينا وانصرفنا فأنا أبو هريرة المحرر يقدم الشام فيجد فيها عيسى بن مريم فلأحرصن أن أدنو منه فأخبره أني قد صحبتك يا رسول الله قال فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وضحك ثم قال (هيهات هيهات). [37]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں نے وہ غزوہ پایا تو میں اپنا نیا مال اور اپنے آباواجداد سے میراث میں ملا ہوا مال بیچ دوں گا اور اس جنگ میں شریک ہوں گا۔ پس جب اللہ ہمیں فتح عطا فرمائے گا اور ہم واپس لوٹیں گے تو میں (آگ سے) آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔ وہ لشکر شام آئے گا تو اس میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو پائے گا۔ میں ضرور اس بات کی حرص کروں گا کہ ان سے قریب ہوں اور ان کو خبر دوں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے۔ کہا: رسول اللہ ﷺ مسکرادیئے پھر فرمایا: دور ہوا دور ہوا۔

۲۱۔ حدثنا هشيم عن سيار أبي الحكم عن جبر بن عبيدة عن أبي هريرة رضى الله عنه قال وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند فإن أدركتها أنفقت

37 (الفتن: رقم الحديث: ۱۱۵۰)

فيها نفسي ومالي فإن استشهدت كنت من أفضل الشهداء وإن رجعت فأنا أبو هريرة المحرر.[38]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس اگر میں نے اس کو پایا تو اس میں اپنی جان اور اپنا مال خرچ کر دوں گا۔ اگر میں شہید ہو گیا تو میں سب سے زیادہ فضیلت والا شہید ہوں گا۔ اور اگر میں لوٹ آیا تو میں (آگ سے) آزاد کردہ ابوہریرہ ہوں گا۔

۲۲۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال على يدي ذلك الخليفة اليماني الذي يفتح القسطنطينية ورومية على يديه يخرج الدجال وفي زمانه ينزل عيسى بن مريم عليه السلام على يديه تكون غزوة الهند وهو من بني هاشم غزوة الهند التي قال فيها أبو هريرة.[39]

ارطاہ نے فرمایا: اس یمانی خلیفہ کے ہاتھ پر جو قسطنطنیہ اور رومیہ کو فتح کرے گا اس کے سامنے ہی دجال کا خروج ہو گا اور اس کے زمانے میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے، اس کے ہاتھوں غزوۂ ہند ہو گا جس کے بارے میں حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا ہے اور وہ بنی ہاشم میں سے ہیں۔

۲۳۔ حدثنا الوليد ثنا صفوان بن عمرو عمن حدثه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال (يغزو قوم من أمتي الهند يفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوك الهند مغلولين في

38 (الفتن: رقم الحدیث: ۱۱۵۱)

39 (الفتن: رقم الحدیث: ۱۱۵۲)

السلاسل فيغفر الله لهم ذنوبهم فينصرفون إلى الشام فيجدون عيسى بن مريم عليه السلام بالشام). [40]

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا: ایک قوم میری امت میں سے ہند پر حملہ کرے گی اللہ اس کو فتح عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ ہند کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے پس اللہ ان کے گناہوں کی مغفرت فرمائے گا پھر وہ لوٹیں گے شام کی طرف تو وہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو شام میں پائیں گے۔

۱۵۔ مسند ابن راہویہ

حضرت امام اسحاق بن راہویہ روایت فرماتے ہیں:

۲۴۔ أخبرنا يحيى بن يحيى أنا إسماعيل بن عياش عن صفوان بن عمرو السكسكي عن شيخ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما الهند فقال ليغزون جيش لكم الهند فيفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوك السند مغللين في السلاسل فيغفر الله لهم ذنوبهم فينصرفون حين ينصرفون فيجدون المسيح بن مريم بالشام قال أبو هريرة رضي الله عنه فإن أنا أدركت تلك الغزوة بعت كل طارف وتالد لي وغزوتها فإذا فتح الله علينا انصرفنا فأنا أبو هريرة المحرر يقدم الشام فيلقى المسيح ابن مريم ، فلأحرصن أن أدنو منه فأخبره أني صحبتك يا رسول الله ، قال : فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ضاحكا ، وقال : « إن

40 (الفتن: رقم الحديث: ۱۱۵۳)

جنة الآخرة ليست كجنة الأولى يلقى عليه مهابة مثل مهابة الموت يمسح وجه الرجال ويبشرهم بدرجات الجنة»[41]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ ہند کا ذکر فرمایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر تمہارے لیے ضرور ہند پر حملہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرمائے گا۔ یہاں تک کہ وہ سندھ کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ جب وہ واپس لوٹیں گے جب ان کو لوٹنا ہو گا تو وہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو شام میں پائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس اگر میں نے وہ غزوہ پایا تو میں اپنا نیا اور آباواجداد سے میراث میں ملا ہوا مال بیچ دوں گا اور اس غزوہ میں شریک ہوں گا۔ پس جب اللہ ہمیں فتح عطا فرمائے گا تو ہم واپس لوٹیں گے تو میں (آگ سے) آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔ وہ لشکر شام آئے گا تو مسیح بن مریم سے ملاقات کرے گا۔ میں ضرور اس بات کی حرص رکھوں گا کہ ان سے قریب ہوں پھر انھیں خبر دوں کہ میں نے اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کی صحبت اختیار کی ہے۔ کہا: رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا: آخرت کی جنت جنت اولیٰ کی طرح نہیں ہے۔ ان پر ہیبت رکھی جائے گی جیسے موت کی ہیبت ہوتی ہے۔ وہ لوگوں کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنت کے درجات کی بشارت دیں گے۔

41 (مسند ابن راهويه: ج:۱/ص:۴۹۶)

ہند سے قبل بیت المقدس کی فتح اور غزوۂ ہند کی تکمیل

بیت المقدس اس وقت یہود کے قبضے میں ہے۔ مذکورہ احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس غزوۂ ہند کی تکمیل سے پہلے آزاد ہو جائے گا جہاں حضرت سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی حکومت ہو گی۔ وہاں سے آپ علیہ السلام ایک لشکر کو ہند فتح کرنے کے لیے ارسال فرمائیں گے۔ پس غزوۂ ہند کی بشارت کو حاصل کرنے کے لیے اہل اسلام مشرکین ہند سے جہاد کرتے رہے ہیں لیکن اس کی تکمیل حضرت سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے دست مبارک سے ہو گی۔

امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ غزوۂ ہند کرنے والوں کے لیے آٹھ بشارتیں

جس لشکر کو امام مہدی علیہ السلام ہند فتح کرنے کے لیے بھیجیں گے احادیث میں ان کے لیے آٹھ عظیم بشارتیں ہیں:

۱۔ ہند مکمل طور پر ہمیشہ کے لیے فتح ہو جائے گا اور وہ اس سر زمین کو اپنے قدموں تلے روندیں گے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ ان کے تمام گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔

۳۔ ان کو مال غنیمت وافر مقدار میں ملے گا جس سے وہ بیت المقدس کو مزین کریں گے۔

۴۔ ہندستان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر وہ لشکر امام مہدی علیہ السلام کے سامنے پیش کرے گا۔

۵۔وہ لشکر جس قدر اللہ چاہے گا ہندوستان میں رہے گا اور پھر شام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شامل ہونے کی فضیلت حاصل کرے گا۔

٦۔اس لشکر کو دجال اور اس کے گروہ سے لڑنے کی فضیلت حاصل ہو گی۔

۷۔ مشرق و مغرب کے مابین جو کچھ ہے وہ فتح ہو گا اور لیظھرہ علی الدین کلہ کا وعدہ پورا ہو گا۔

۸۔اس کے شہداء افضل ترین شہید ہوں گے اور اس کے غازیوں کو جہنم سے خلاصی کی بشارت ہے۔

غزوۂ ہند سے متعلق احادیث من گھڑت نہیں ہیں:

راقم نے یہ کوشش کی ہے کہ تاریخ اسلام میں جن ائمہ و محدثین اور اکابر مؤرخین نے غزوۂ ہند سے متعلق احادیث کو اپنی کتب میں نقل کیا ہے ان کو اس کتاب میں اپنی معلومات کے مطابق جمع کر دیا جائے۔ تقریبا بیس کتب حدیث و تاریخ میں اکابر محدثین اور مؤرخین نے غزوۂ ہند سے متعلق احادیث و بشارتوں کو اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔جو اس بات کی صریح دلیل ہے کہ نعوذ باللہ غزوۂ ہند سے متعلق احادیث من گھڑت اور موضوع نہیں ہیں بلکہ علمائے امت نے اپنی کتب میں بشارت اور قیامت سے قبل واقع ہونے والی علامت کے طور پر نقل کیا ہے۔ پس وہ افراد جو غزوۂ ہند سے متعلق احادیث کو جھوٹا اور موضوع قرار دیتے ہیں انہیں اس قبیح عمل سے سخت اجتناب کرنا چاہیے۔

کیا غزوۂ ہند ہو چکا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو غزوۂ ہند کی بشارت عطا فرمائی ہے۔ بعض افراد کی یہ رائے ہے کہ غزوۂ ہند کی بشارت مکمل ہو چکی ہے اور اب غزوۂ ہند پیش نہیں آئے گا۔ بعض حضرات یہ بات اپنے مبلغ علم کی بنیاد پر کہتے ہیں جبکہ بعض لوگ امن کی آشا کو بچانے کے لیے اس کا اظہار کرتے ہیں تاکہ ان کا پسندیدہ ترین ملک جس کی تہذیب و ثقافت میں وہ رنگتے جارہے ہیں ناراض نہ ہو جائے۔ اگر ہم غزوۂ ہند سے متعلق وارد ہونے والی تمام احادیث اور اس سے متعلق محدثین و مؤرخین کے اقوال اور امت کا عمل دیکھیں تو ہم پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت مہلب بن صفرہ سے لے کر آج تک اہل اسلام کی مشرکین ہند سے جتنی بار جنگ ہوئی ہے وہ اسی بشارت میں شامل ہے اور احادیث کے مطابق غزوۂ ہند کی تکمیل حضرت سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے دست مبارک پر ہوگی جس کے نتیجے میں ہند ہمیشہ کے لیے مسلمانوں کے ماتحت ہو جائے گا۔ غزوۂ ہند سے متعلق احادیث ذکر کرنے کے بعد امام ابن کثیر فرماتے ہیں:

وقد غزا المسلمون الهند في سنة أربع وأربعين في إمارة معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه فجرت هناك أمور فذكرناها مبسوطة، وقد غزاها الملك الكبير السعيد المحمود بن سبكتكين صاحب بلاد غزنة وما والاها في حدود أربعمائة ففعل هنالك أفعالاً مشهورة وأموراً مشكورة وكسر الصنم الأعظم المسمى بسومنات وأخذ قلائده وسيوفه ورجع إلى بلاده سالماً غانماً[42]

---

42 (النہایۃ فی الفتن: ص: ۱۲۔۱۳)

اور مسلمانوں نے ہند پر سن ۴۴ھ میں حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی امارت میں حملہ کیا پس وہاں بہت سے امور وارد ہوئے جن کا ذکر ہم نے تفصیل کے ساتھ کر دیا ہے۔ اور ہند پر اور ان علاقوں پر جو اس کے ساتھ ملحق تھے سن چار سو کی حدود میں بڑے سعید بادشاہ محمود بن سبکتکین غزنہ والے نے حملہ کیا۔ ،وہاں آپ نے بہت مشہور اور مشکور کام کیے اور سب سے بڑے بت کو توڑ دیا جس کو سومنات کہا جاتا تھا اور اس کے قلائد اور تلواریں حاصل کیں اور اپنے زہروں کی طرف سلامتی اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹے۔

اسی بات کا ذکر غزوہ ہند کا تذکرہ کرنے کے بعد آپ نے اپنی تاریخ کی کتاب البدایۃ والنھایۃ میں بھی کیا ہے۔[43]

امام ابن کثیر علیہ الرحمۃ کا غزوۂ ہند کی احادیث نقل کرنے کے فورا بعد اپنی تاریخ کی کتاب اور فتن پر لکھی جانے والی علیحدہ کتاب میں اہل اسلام کے ہند پر مختلف ادوار میں کیے جانے والے حملوں کا ذکر کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کے نزدیک یہ تمام اس بشارت میں شامل ہیں۔ یاد رہے کہ علماء نے غزوۂ ہند کو قرب قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ذکر کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک اس بشارت کی تکمیل ابھی باقی ہے۔

سندھ کی خرابی ہند سے ہے اور ہند کی چین سے

حضرت امام قرطبیؒ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

---

43 (البدایۃ والنہایۃ: ج:۶/ص:۲۴۹)

وخراب السند من الهند وخراب الهند من الصين
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذکرہ أبو الفرج الجوزي رحمه الله
في كتاب روضة المشتاق والطريق إلى الملك الخلاق۔[44]

اور سندھ کی خرابی ہند سے ہے اور ہند کی خرابی چین سے ہے۔۔۔۔۔۔اسے ذکر کیا ہے ابوالفرج جوزی نے اپنی کتاب "روضۃ المشتاق والطریق الی الملک الخلاق"

اس روایت کو امام ابن کثیر نے بھی روایت کیا ہے۔[45]

اس روایت کو امام ابو عمرو دانی نے بھی اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔[46]

اس حدیث مبارکہ کے درست معنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔تاہم اگر ہم حالات حاضرہ پر غور کریں تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ سندھ میں فتنہ و فساد، قتل و غارت گری اور تباہی و بربادی کا سبب ہندوستان ہے۔بالخصوص اندرون سندھ میں تیزی سے تبدیل ہونے والے حالات اس پر دلالت کرتے ہیں۔اس بات کا امکان ہے کہ چین حسب سابق پاکستان کی معاونت کرے اور اللہ تعالیٰ چین کو پاکستان کی نصرت اور ہندوستان کی تباہی کا سبب بنادے۔متعلقہ افراد کو اس حدیث کے پیش نظر سندھ پر خصوصی توجہ رکھنی چاہیے۔

واللہ ورسولہ ﷺ اعلم بالصواب

---

44 (التذکرۃ: ص:۶۴۸)

45 (النہایۃ فی الفتن والملاحم: ص:۵۷)

46 (السنن الواردۃ فی الفتن: ج:۲/ص:۳۶)

تنبیہ

اس وقت پورا عالم کفر عالم اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے اس طرح سے جمع ہے جیسے بھوکے لوگ دستر خوان پر جمع ہوتے ہیں۔ایسے وقت میں اہل ایمان کو چاہیے کہ اپنے اندر سے " وہن " کو ختم کریں اور دنیا کی محبت اور موت کے خوف کو دل سے نکال پھینکیں۔اللہ رب العزت اور اس کے رسول ﷺ نے جو وعدے ہم سے کیے ہیں وہ ضرور پورے ہوں گے۔دشمنان اسلام اپنی منصوبہ بندی میں مصروف ہیں جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ایک اپنا منصوبہ ہے۔قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا [47]

بیشک وہ (کافر) پُر فریب تدبیروں میں لگے ہوئے ہیں، اور میں اپنی تدبیر فرما رہا ہوں۔

کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے منصوبے کا حصہ بنالے اور اسلام اور پاکستان کی خدمت کا وافر حصہ ہمیں عطا فرمادے۔اگر ہم نے پاکستان کی تعمیر اور اس کے مقصد کی تکمیل نہیں کی تو اللہ رب العزت ہمارا محتاج نہیں وہ ہمیں ختم کرکے کوئی دوسری قوم لے آئے گا جو اللہ سے محبت کرتی ہوگی اور اللہ اس سے محبت کرے گا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

---

47 (الطارق:۱۵۔۱۶)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ [48]

اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہو گا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے وہ مومنوں پر نرم (اور) کافروں پر سخت ہوں گے اللہ کی راہ میں (خوب) جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔ یہ (انقلابی کردار) اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا (ہے) خوب جاننے والا ہے۔

زمین کا وارث ہونا اللہ کی نعمت عظمیٰ ہے لہٰذا اس نعمت کی قدر اور حفاظت کریں۔

حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی

اشفاق احمد فرماتے ہیں کہ ایک بابا نے ان سے فرمایا:

"تم لوگ بہت بے خیال ہو گئے ہو اور تم لوگوں نے توجہ دینا چھوڑ دی ہے اور تم ایک بہت خطرناک منزل کی طرف رجوع کر رہے ہو۔ دیکھو! کہنے لگے، میں تمہیں بتاتا ہوں یہ پاکستان ملک ایک معجزہ ہے، یہ جغرافیائی حقیقت نہیں ہے۔ تم بار بار کہا کرتے ہو، ہم نے یہ کیا، پھر یہ کیا، پھر سیاست کے میدان میں یہ کیا، پھر اپنے قائد کے پیچھے چلے، ہم نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ ایسے مت کہو۔ پاکستان کا وجود میں آنا ایک معجزہ تھا، اتنا بڑا معجزہ ہے جتنا بڑا قوم ثمود کے لیے اونٹنی کا پیدا ہونے کا تھا۔ اگر تم اس پاکستان کو حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی سمجھنا

---

48 (المائدۃ:۵۴)

چھوڑ دو گے ،نہ تم رہو گے نہ تمہاری یادیں رہیں گی۔۔۔۔تم نے صالح علیہ السلام کی اس اونٹنی کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔باون برس گزر گئے تم نے اس کے ساتھ وہی رویہ اختیار کیا ہوا ہے جو ثمود نے کیا تھا۔اندر کے رہنے والوں اور باہر کے رہنے والوں دونوں کو وارن کرتا ہوں، تم سنبھل جاؤ ورنہ وقت بہت کم ہے،اس اونٹنی سے جو تم نے چھینا ہے اور جو کچھ لوٹا ہے، اندر کے رہنے والوں اس کو لوٹاؤ،اور اس کو دو،اور باہر کے رہنے والوں ساؤتھ ایشیا میں سارے ملکوں کو وارن کرتا ہوں ،اس کو کوئی عام چھوٹا سا، معمولی سا جغرافیائی ملک سمجھنا چھوڑ دیں۔یہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی ہے ہم سب پر اس کا ادب اور احترام واجب ہے۔اس کو ایک معمولی ملک نہ سمجھنا اور اس کی طرف رخ کر کے کھڑے رہنا اور اب تک جو کوتاہیاں ہوئی ہیں ان کی معافی مانگتے رہو اور اس کو Recompensate کرو۔[49]

پاکستان کا مستقبل

قدرت اللہ شہاب لکھتے ہیں:

۱۹۶۹ء میں جب میں یونیسکو کے ایگزیکٹیو بورڈ کا ممبر تھا۔تو ایک صاحب سے میرے نہایت اچھے مراسم ہو گئے،جو مشرقی یورپ کے باشندے تھے اور ان کا ملک اپنی مرضی کے خلاف روس کے حلقۂ ارادت میں جڑا ہوا تھا۔وہ اپنے وطن میں بعض کلیدی آسامیوں پر رہ چکے تھے۔اور روس کی پالیسیوں اور حکمت عملی سے بڑی حد تک واقف اور نالاں تھے۔ایک روز باتوں باتوں میں انہوں نے کہا: اگرچہ روس اور امریکہ ایک دوسرے کے حریف ہیں لیکن

[49] (زاویہ:ج:۱/ص:۱۹۷)

بعض امور میں اپنے اپنے مفاد کی خاطر دونوں کی پالیسیاں اور منصوبے ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت اختیار کر لیتے ہیں۔ مثلاً؟ میں نے پوچھا۔ "مثلاً پاکستان" وہ بولے۔ میری درخواست پر انہوں نے یہ وضاحت کی "یہ ڈھکی چھپی بات نہیں کہ پاکستان کی مسلح افواج کا شمار دنیا کی اعلیٰ افواج میں ہوتا ہے یہ حقیقت نہ روس کو پسند ہے اور نہ امریکہ کو۔ روس کی نظر افغانستان کے علاوہ بحیرۂ عرب کی جانب بھی ہے اس کے علاوہ روس کو بھارت کی خوشنودی حاصل رکھنا بھی مرغوبِ خاطر ہے۔ ان تینوں مقاصد کے راستے میں جو چیز حائل ہے وہ پاکستان کی فوج ہے امریکہ کا مقصد مختلف ہے۔ امریکہ کی اصلی اور بنیادی وفاداری اسرائیل کے ساتھ ہے۔ یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر کسی وقت اسلامی سطح پر جہاد کا فتویٰ جاری ہو گیا تو پاکستان ہی وہ ملک ہے جہاں کی مسلح افواج اور نہتی آبادی کسی مزید حکم کا انتظار کیے بغیر جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر بسوئے اسرائیل اٹھ کھڑی ہو گی۔ عالم اسلام میں اپنی تمام کامیاب ریشہ دوانیوں کے باوجود امریکہ یہ خطرہ مول لینا نہیں چاہتا۔ اس کے علاوہ روس کی مانند امریکہ بھی بھارت کی خیر سگالی اور خوشنودی حاصل کرنے اور بڑھانے کا آرزو مند ہے۔ پاکستان کی مسلح افواج روس، امریکہ اور بھارت کی آنکھ میں برابر کھٹکتی ہے اس لیے تمہاری فوج کو نکما اور کمزور کرنا تینوں کا مشترکہ نصب العین ہے۔[50]

ایک اور جگہ آپ لکھتے ہیں:

نظام مصطفیٰ ﷺ کا نعرہ لگانے والوں پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے یہ مقدس نعرہ منہ سے نکالنے سے پیشتر ان سب کو اپنے اپنے گریبان میں جھانک کر اپنی ذاتی طرز

[50] (شہاب نامہ: ص:۱۱۵۱)

معاشرت، رہن سہن، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا یہ جائزہ لینا چاہیے تھا کہ ان کا انفرادی کردار نظام مصطفیٰ ﷺ کے پیمانے پر کس حد تک پورا اترتا ہے۔اس خود احتسابی کے بغیر محض ایک سیاسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے ایسا محترم نعرہ بلند کرنا اس کی بے حرمتی ہے۔۔۔۔سیاست کی اساس یا دین ہوتی ہے یا دنیا یا دونوں کا حسن امتزاج ،اگر ہم اپنی سیاست میں دین اور دنیا کے اس حسین امتزاج کو کسی حد تک نبھانے میں کامیاب ہو جائیں تو یہ ہماری عین خوش نصیبی ہے۔ [51]

ایک اور مقام پر آپ لکھتے ہیں:

پاکستان میں اسلام کے فروغ کا نصب العین فقط ہمارے مفاد ہی میں نہیں بلکہ افغانستان اور سینٹرل ایشیا کے لیے بھی کام آسکتا ہے ۔لیکن Islamisation کے پردے میں Cosmetic اسلام کا ڈھونگ رچانا منافقت کی ڈھول اڑانے کے علاوہ کوئی مقصد پورا نہیں کر سکتا۔ ہمیں اسلام کے بنیادی اور حقیقی اصلِ اصول Fundamentalism کو اپنانے کی ضرورت ہے۔اس کے بغیر امور ریاست میں اسلام کے نام پر سب کچھ کار بے بنیاد ہے۔ہمیں حب الوطنی کا جذبہ نہیں بلکہ جنون درکار ہے۔جذبہ تو محض ایک حنوط شدہ لاش کی مانند دل کے تابوت میں منجمد رہ سکتا ہے۔جنون جو شجاعت اور شوق شہادت سے خون گرماتا ہے اسی میں پاکستان کی سلامتی اور مستقبل کا راز پوشیدہ ہے۔

عطا اسلاف کا جذبِ دروں کر

شریک زمرۂ لایحزنوں کر

خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں

---

51 (شہاب نامہ: ص:۱۱۱۵)

میرے مولا مجھے صاحب جنوں کر [52]

بشارت وغیبی مدد

ممتاز مفتی پاکستان کے بارے میں ایک بزرگ خاتون کی پیشن گوئی کے حوالے سے لکھے ہیں:
اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور شروع ہونے والا ہے۔ عرش اور فرش ایک دوسرے کے قریب آجائیں گے۔ پاکستان اس دور کا گہوارہ ہو گا۔ پھر وقفے کے بعد کہنے لگی: میں نے دیکھا ہے کہ صدر پاکستان کی کرسی خالی پڑی ہوئی ہے۔ وہاں کالا جھنڈا لگا ہوا ہے۔ جو شخص ان کی جگہ لے گا وہ بہت سخت گیر آدمی ہو گا۔ اس کی ڈارھی گھنی ہے۔ آنکھیں سبز ہیں۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ ایک خونیں جنگ ہو گی۔ ایسٹ پاکستان ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ کشمیر ہمیں مل جائے گا۔ پاکستان کے علاقے میں وسعت ہو گی۔ ہم دلی پر قابض ہو جائیں گے۔ [53]

ایک اور جگہ آپ پاکستان کے حوالے سے لکھتے ہیں:

چھ ستمبر کی رات کو سارے لاہور کو جگا دیا گیا۔ اعلان کر دیا گیا کہ انٹیلیجنس کی رپورٹ ہے کہ کل صبح بھارت لاہور پر حملہ کرے گا۔ اس لیے لاہور کی عوام کو خبر دار کیا جاتا ہے کہ بتیاں بجھا دو۔ گھروں سے باہر میدانوں میں نکل آؤ تا کہ بمباری سے جانی نقصان نہ ہو۔ اس اعلان کو سن کر لاہور والے ڈر کر پناہ لینے کے بجائے جہاد کے نعرے لگانے لگے۔ لاہور پر بمباری ہونے لگی تو لاہوریئے خندقوں میں پناہ لینے کے بجائے چھتوں پر چڑھ گئے اور بھارتی ہوا بازوں کو مکے دکھانے لگے۔ یوں لگتا تھا جیسے میں میں کرنے والوں کے دلوں سے میں معدوم

---

52 (شہاب نامہ: ص:۱۱۵۸)

53 (الکھ نگری: ص:۳۵۶)

ہو گئی ہو اور پاکستان کی محبت از سر نو جاگ اٹھی ہو۔چاروں طرف سے پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الااللہ کے نعرے گونج رہے تھے۔پاکستان اور اسلام کا تعلق جو گرد آلود ہو چکا تھا پھر سے ابھر آیا۔پاکستانی افواج میں تو یہ جذبہ کبھی گرد آلود نہ ہوا تھا۔ان میں شہادت کے لیے تازہ تڑپ پیدا ہو گئی تھی۔۔۔۔۔سیالکوٹ سے آنے والے لوگوں نے بتایا کہ ہم نے سینکڑوں سفید گھڑ سوار دیکھے جو سفید وردیاں پہنے ہوئے تھے۔ہاتھوں میں تلواریں تھیں۔کہتے تھے کہ ہم محاذ پر جا رہے ہیں۔روزنامہ جنگ کو مدینہ منورہ سے خط موصول ہوا۔لکھا تھا جس روز لاہور پر حملہ ہوا۔اسی رات مدینہ منور میں مقیم دو افراد نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہے ہیں۔پوچھا: حضور ﷺ اتنی جلدی میں کہاں جا رہے ہیں؟فرمایا: پاکستان میں جہاد کے لیے جا رہے ہیں۔

معروف حکیم نیر واسطی ان دنوں مدینہ منورہ میں مقیم تھے۔وطن واپس آکر انہوں نے ایک نشریے میں کہا کہ لاہور کی ایک خاتون جو اٹھارہ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہے اور روز روضہ مبارک کی جالی کے پاس بیٹھی رہتی ہے۔اس نے چھ ستمبر کو بتایا: میں نے حضور سرور کائنات ﷺ کو دیکھا سخت گھبراہٹ اور عجلت میں باہر نکلے۔لٹیں کھلی تھیں۔گیسوں پریشان تھے۔میں نے کبھی ان کو ایسی عجلت اور پریشانی کے عالم میں نہیں دیکھا تھا۔نیر واسطی صاحب نے کہا کہ ایک برزگ جو روضہ مبارک میں ان سے ملا کرتے تھے چھ ستمبر کو غائب ہو گئے ان کے ایک مرید نے بتایا کہ وہ پاکستان جہاد پر گئے ہیں۔ایک اور بزرگ نے نیر واسطی کو بتایا کہ تمام شہداء، شہدائے بدر کی معیت میں گھوڑوں پر سوار ہو کر پاکستان گئے ہیں۔وقار النساء کالج کی پرنسپل کے بھائی نے جو پی اے ایف میں ملازم تھا بتایا کہ بم پیٹرول

کے ٹینک میں گرا مگر حیرت کی بات ہے کہ بجھ گیا۔ سیالکوٹ پر حملہ کرنے والی فوج محاذ کو خالی دیکھ کر خود بخود رک گئی انہوں نے سمجھا کہ محاذ کا خالی ہونا پاک فوج کی چال ہے۔ مقصد بھارتی فوج کو گھیرے میں لینا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھارتی قیدیوں کے بیانات حیران کن تھے۔ انہوں نے کہا کہ تلواروں والی فوج نے ہمیں بڑا نقصان پہنچایا ان کی تلواروں سے بجلی نکلتی تھی۔ سیالکوٹ میں پکڑے جانے والے قیدیوں نے پوچھا کہ پاک فوج میں دو سفید وردیوں والے کون تھے۔ کھیم کرن کے قیدی نے کہا سرخ وردیوں کے گھڑ سواروں نے بھارتی فوج کو زچ کر دیا۔ ایک بھارتی پائلٹ قیدی نے کہا ملتان میں تین بوڑھے بھارتی بم کیچ کر کے پرے پھینک دیتے تھے۔ بھارتی جرنیل کری آپا کا بیٹا جو پائیلٹ تھا پکڑا گیا تو اس نے اپنے بیان میں کہا کہ میں راوی کے پل کو تباہ کرنے کے لیے آیا تھا۔ دریا پر پہنچا تو دیکھتا ہوں کہ دریا پر ایک نہیں بلکہ چھ پل تھے۔[54]

ایک اور مقام پر آپ حضرت صوفی برکت علی علیہ الرحمۃ کے بارے میں لکھتے ہیں:

لوگوں ایک ایسا دن آنے والا ہے جب یو این او کوئی قدم اٹھانے سے پہلے پاکستان سے پوچھے گی: کیا میں یہ قدم اٹھالوں؟ اس وقت ہم تو رخصت ہو چکے ہوں گے اگر ایسا نہ ہوا تو آکر ہماری قبر پر تھوکنا۔[55]

ممتاز مفتی نے پاکستان کے بارے میں جس غیبی مدد اور روحانی تائید کا ذکر کیا ہے وہ پاکستان کے ساتھ یقینی طور پر ہے تاہم جب اہل پاکستان بد اعمالی میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو ہماری

54 (الکھ نگری: ص:۵۶۶۔۵۶۹)

55 (الکھ نگری: ص:۷۱۳)

بداعمالیوں کی وجہ سے تنبیہ کے طور پر ہمیں زلزلوں سے ہلا دیا جاتا ہے اور سیلاب سے دھو دیا جاتا ہے۔ زلزلوں، سیلابوں اور طوفانوں کا آنا ہماری تنبیہ کے لیے ہے۔ ہماری کامیابی کا راز اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹنے میں ہے۔ محض طاقت اور دنیاوی مال واسباب پر بھروسہ کرنا اہل ایمان کا طریقہ نہیں بلکہ وہ تو فانی اسباب سے لیس ہونے کے بعد اللہ کی تائید و نصرت پر توکل کرتے ہیں۔ جہاں دشمن ہماری نیوکلیئر پاور کو ہم سے چھیننا چاہتا ہے وہاں اس سے زیادہ وہ ہمارا ایمان لوٹنے کے لیے کوشاں ہے کیونکہ وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ ہماری اصل قوتِ عشق مصطفی ﷺ ہے۔اس لیے اپنے ایمان اور عشق رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی جغرافیائی اور نظریاتی حدود کی حفاظت کیجیے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ [56]

اگر اللہ تمہاری مدد فرمائے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا، اور اگر وہ تمہیں بے سہارا چھوڑ دے تو پھر کون ایسا ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے، اور مؤمنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بات کو اس طرح فرمایا:

فضائے بدر پیدا کر کہ فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

[56] ﴿آل عمران: ١٦٠﴾

اس نازک ترین وقت میں عدلیہ، فوج، حکمران، میڈیا، عوام اور علماء کو اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ یہ قوم کے چھ ستون ہیں۔ اس امر کی شدید ترین ضرورت ہے کہ ان کا رخ اغیار یا نفسانی خواہشات کے بجائے گنبد خضرا کی طرف ہو جائے۔ ہم اللہ کے سامنے مسؤول ہیں ۔رزاق اللہ ہے۔ ہمارا رب اللہ ہے۔ ہمیں زندگی اللہ نے دی ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ ہمیں بیت ابیض کی عبادت نہیں کرنی بلکہ بیت عتیق کے رب کی عبادت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

> فلیعبدوا رب ھذا البیت الذی اطعمھم من جوع و امنھم من خوف (قریش: ۳۔۴)
>
> پس انہیں چاہیے کہ اس گھر (خانہ کعبہ) کے رب کی عبادت کریں۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور خوف سے امن بخشا۔

ہم اللہ کے رسول حبیب رب العالمین محمد ﷺ کی امت ہیں۔ ہم کمزور ضرور ہیں مگر جس کے ساتھ ہیں وہ بہت علی و کبیر اور علی کل شی قدیر ہے۔ ہمیں اپنے اسلاف کی داستانوں کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ ہم انہی نفوس قدسیہ کی اولاد ہیں جن کی ٹھوکر سے صحرا و دریا و نیم اور پہاڑ جن کی ہیبت سے رائی بن جاتے تھے۔ جب دشمن نے اپنی مادی قوت سے ڈرانے کی کوشش کی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس قدر تم زندگی سے محبت کرتے ہو ہم اس سے زیادہ موت سے محبت کرتے ہیں۔ پوری امت مسلمہ اور بالخصوص اہل پاکستان پر اس وقت اپنی بقا اور حرم کی پاسبانی کے لیے جہاد فرض ہے۔ ہماری پاک فوج اس جہاد کی امین ہے اس لیے دشمن پاک فوج اور عوام کے مابین خانہ جنگی کروانے

کی سر توڑ کوشش کر رہا ہے۔ پوری قوم کو چاہیے کہ بنیان مرصوص بن کر ہر سمت سے مسلط کی جانے والی جنگ کا مقابلہ کرے۔ اگر آج بھی ہم نے اپنے ماضی سے سبق نہ سیکھا تو یاد رکھیں کہ بغداد اور اندلس کی تاریخ پاکستان میں دہرائی جاسکتی ہے۔ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ میر جعفر و میر صادق سے اپنی صفوں کو محفوظ رکھیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کریں۔ اللہ اہل اسلام کو گہری نیند سے بیدار فرمائے۔ اٰمین

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ[57]

اور تم ہمت نہ ہارو اور نہ غم کرو اور تم ہی غالب آؤ گے اگر تم (کامل) ایمان رکھتے ہو۔

عمیر محمود صدیقی

۳ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

Btm1432@gmail.com

Lecturer

Aleemiyah Institute of Islamic Studies

[57] ﴿آل عمران: ۱۳۹﴾

نئی نسل کے لیے

ہماری نئی نوجوان نسل جو اپنے اکابرین کی قربانیوں سے بالکل ناواقف ہے ان کے لیے قیام پاکستان کے لیے دی جانے والی قربانیوں اور دشمن کی اصلیت کو جاننے کے لیے بعض اقتباسات خواجہ افتخار کی کتاب "جب امر تسر جل رہا تھا" سے درج ذیل ہیں:

یہ سلسلہ جاری تھا کہ محلے کے جلے ہوئے مکانوں کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں ان شہداء کی سسکستی لاشوں کو گھسیٹ گھسیٹ کر پھینکا گیا تاکہ اگر بعد میں پولیس آئے تو ان کا نام ونشان بھی نہ مل سکے ۔اس کے بعد فسادی کوچہ نشانچیاں اور چوک پراگ داس سے برآمد ہونے والی مستورات کو برہنہ جلوس کی شکل میں گرورام داس کی سرائے کی طرف لے گئے جنہیں آفتاب و ماہتاب کی کرنوں نے بھی کبھی بے نقاب نہ دیکھا تھا۔(۹۰)

مسجد رنگریزاں شہر کی اہم ترین دینی درسگاہ تھی اور اس میں نہایت پر آشوب ایام اور سخت نا مساعد حالات میں بھی پانچ وقت اذان کی ایمان افروز صدا بلند ہوتی تھی۔ہر صبح قرآن پاک کا درس ہوتا تھا۔طالب علم دینی تعلیم میں دن رات مشغول رہتے تھے اور شب و روز وعظ و کلام، دروس وتدریس اور رشد وہدایت کے چشمے بہتے تھے۔لیکن پاکستان کی صبح آزادی اس محلے کے ساکنوں کے لیے شب قیامت ثابت ہوئی۔ عید سے تین دن پہلے رمضان المبارک کی ۲۷ ویں روز ریاستی اور گورکھا فوج نے مقامی ہندو سکھ بھیڑیوں کی نشاندہی پر اس مسجد پر ہلا بول دیا۔

مخدوش حالات کی وجہ سے محلے کی تمام مستورات نے جن سنگھی غنڈوں اور اکالی درندوں کے متوقع حملے کے پیش نظر اس مسجد میں پناہ لے رکھی تھی اور ان کے تمام رشتہ دار مرد قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے کہ ان لعینوں نے نہ صرف تمام مسلمانوں کو بے دردی سے تہ تیغ کر دیا بلکہ قرآن پاک کے مقدس نسخوں کی بے حرمتی بھی کی۔ مسجد میں موجود مستورات نے جن میں نوجوان لڑکیوں کی کثرت تھی مسجد کے ملحقہ کنویں میں چھلانگیں لگا کر اپنی آبرو بچاتی مگر اس اچانک حملے کی وجہ سے جو لڑکیاں کنوئیں تک نہ پہنچ سکیں ان بیچاروں کے ساتھ مسجد کے اندر انتہائی بہیمانہ سلوک کیا گیا۔ فسادی ان کی عزتیں لوٹنے کے بعد لاشوں کو برہنہ حالات میں چھوڑ کر چلے گئے (۱۸۶)

ضلع ہوشیار پور کے علاقہ شام چوراسی کے مسلمانوں کی پاکستان میں منتقلی کے دوران ہندؤوں سکھوں کے وحشیانہ مظالم کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے مسٹر محمد اقبال سہیل روزنامہ نوائے وقت مؤرخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں رقم طراز ہیں کہ ایک روز صبح سویرے اطلاع ملی کہ چوک سراجاں جہاں ہم رہتے تھے پر آج کسی وقت ہندو سکھ حملہ کریں گے چنانچہ چوک سراجاں کے مسلمان نوجوانوں نے شیخ رفیع کی حویلی کے نیچے جمع ہو کر اس منظم حملے کو ناکام بنانے کی تیاری کی۔ وہ دن بڑا سخت تھا۔ قریبا تین سو سکھوں اور ہندؤوں نے بندوقوں سے مسلح ہو کر چوک سراجاں پر حملہ کر یا مسلمانوں کی طرف اس حملے کا مقابلہ کرنے والے نوجوانوں کی تعداد بمشکل نوے پچانوے تھی۔ یہ نوجوان "پاکستان زندہ باد" "لے کے رہیں گے پاکستان"

کے پر جوش نعرے لگاتے ہوئے ایک ایک کر کے سر دے رہے تھے۔ایک گرتا تو دوسرا میدان میں آجاتا۔ایک زخمی نوجوان کو چارپائی پر ڈال کر ہمارے مکان کے سامنے لے جایا جارہا تھا کہ ابا جان نے نکل کر اسے چوما اور کہا کہ تیرے خون کی قسم ! پاکستان بنا ہی بنا۔وہ کہنے لگا کہ یہ انگریز اور ہندو سکھ سمجھتے ہیں کہ ہمارے نہتے ہونے کی وجہ سے مسلمان قائد اعظم کا ساتھ چھوڑ دیں گے اور تحریک پاکستان ناکام ہو جائے گی۔ہر گز نہیں، خاندان کا بچہ بچہ کٹے گا اور پاکستان بن کر رہے گا۔(۱۹۴۔۱۹۵)

ہم نے تہجد کی نماز کے ساتھ ہی نہر عبور کرلی۔نہر کا پانی اس قدر سرخ تھا کہ رات کی تاریکی میں بھی اس کی سرخی نمایاں تھی۔نہر عبور کر کے ہم سب شدت تاثر سے کانپ رہے تھے کہ ایک طرف کراہنے کی آواز آئی ایک بزرگ ڈاکٹر نصیر الدین آگے بڑھے انہوں نے پوچھا کون ہے؟نسوانی آواز تھی وہ فوراً لپکے تو دیکھا کہ ایک خاتون خون میں لت پت پڑی تھی۔انہوں نے اس خاتون کو پانی پلانے کے بعد اس کی مرہم پٹی کی۔اس خاتون نے بتایا کہ شام چوراسی کے مقابلے میں اس کے والد، سات بھائی، چچا اور ان کے چار لڑکے بھی شہید ہو گئے۔تین بہنیں لڑتے لڑتے نہر میں ڈوب گئیں۔والدہ کو حملہ آواروں نے قتل کر دیا۔میں چھپ گئی لیکن انہوں نے مجھے ڈھونڈ نکالا۔جب حملہ آوار میرے قریب آئے تو میں نے ٹوکے سے دو حملہ آوروں کو زخمی کر دیا اور پھر انہوں نے جھلا کر میرا یہ حشر کیا ہے۔خاتون آخری سانسوں پر تھی اس نے آخری سانس سے پہلے یہ کہا کہ پاکستان کو میرا اسلام پہنچا دیجئے۔(۱۹۸)

اب لاہور کی ایک لڑکی کا بیان قارئین کرام کی نظر کیا جاتا ہے جو قیام پاکستان کے موقع پر زندہ دلان لاہور کے دوش بدوش واہگہ سرحد عبور کرنے والے پریشان حال مہاجرین کی رضاکارانہ طور پر خدمت انجام دے رہی تھی۔ماہنامہ حکایت کے سالنامہ (اپریل ۱۹۸۰ء) کے شمارے میں شائع ہونے والے اس لڑکی (زری) کے بیان کے مطابق پاکستان معرض وجود میں آگیا تھا۔ مشرقی پنجاب میں ہندؤوں اور سکھوں نے مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ان کی پناہ پاکستان تھی۔ پناہ گزینوں کے قافلے سیلاب کی طرح چلے آرہے تھے۔ مسلم لیگ ہائی کمان سے حکم جاری ہوا کہ کالجوں کے طلبا تعلیم ترک کر کے واہگہ اور گنڈا سنگ والا چلے جائیں اور مہاجرین کو سنبھالیں۔یہ ایک نئی ڈیوٹی تھی۔میں اسے معمولی سا کام سمجھ کر ایک روز لڑکیوں کے ساتھ واہگہ چلی گئی حقیقت یہ ہے کہ میں پچھتانے لگی کہ میں یہاں کیوں آگئی تھی۔ قیامت اس سے زیادہ ہولناک اور ہیبت ناک کیا ہو گی۔انسانوں کا ایک ریلا تھا۔جو ہندوستان سے چلا ہی آرہا تھا۔ان میں بہت سے ایسے تھے۔جن کے کپڑے خون سے لال تھے۔جو زخمی نہیں تھے ان کے ذہن اور دل اتنے زخمی تھے کہ ان کے چہرے لاشوں کی مانند تھے۔وسیع کھیتوں میں ایک ہجوم بکھرا ہوا تھا۔یوں لگتا تھا جیسے ہر کوئی پانی سے نکالی اور ریت پر پھینکی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپ رہا ہے۔ان میں مرد بھی تھے، جوان اور بوڑھے، ان میں عورتیں بھی تھیں۔جوان کم اور بوڑھی زیادہ اور ان میں بچے بھی تھے۔بچے ماں اور باپوں کو پکارتے روتے اور بلـــبلاتے پھر رہے تھے۔شاید چند ایک بچوں کو ماں باپ مل گئے ہیں لیکن مہاجرین کہتے تھے جن بچوں کو ادھر ادھر بھٹکتے ہوئے مہاجرین اپنے ساتھ لائے ہیں ان کے ماں باپ اور گھر کے دوسرے لوگ مارے گئے ہیں۔پاکستان کے نام پر یتیم اور بے گھر ہو جانے والے ان بچوں کی چیخ و

پکار کے ساتھ عورتوں کے بین اور بعض کی سینہ کوبی آسمان کو بھی رلاتی تھی۔میں نے تین مائیں دیکھیں جنہوں نے دودھ پینے کی عمر کے مردہ بچے سینوں سے لگا رکھے تھے۔تینوں کا یہ عالم تھا کہ لوگ انہیں بتاتے تھے کہ یہ بچہ مر گیا ہے اسے دفن کر دیں تو وہ بچوں کو اور زیادہ اپنے ساتھ چپکا لیتیں اور ان پر دوپٹے ڈال دیتیں بولتی کچھ بھی نہیں تھیں آنکھیں اور منہ کھولے ہوئے سب کو دیکھتی تھیں۔ان کے خاوند مارے گئے تھے اور خاندان کے باقی مردوں کا انہیں کچھ پتا نہیں تھا۔ہندوستان سے آنے والوں قافلوں میں بیل گاڑیاں بھی تھیں ان میں عورتیں بچے اور بوڑھے سوار تھے۔بیشتر بیل گاڑیوں میں لاشیں تھیں۔اس کے علاوہ کئی مہاجرین کندھوں اور چار پائیوں پر بھی لاشیں اٹھائے چلے آرہے تھے میں نے لوگوں کو قبریں کھودتے ہوئے بھی دیکھا۔لاشیں دفن بھی کی جارہی تھیں۔اتنے زیادہ ہجوم میں جنازہ پڑھنے والے دس بارہ سے زیادہ آدمی نہیں ہوتے تھے۔شاید اس لیے کہ ان لوگوں کے لیے موت اور تجہیز و تکفین کوئی اہمیت اور کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔بچوں کی چیخ و پکار اور عورتوں کے بین مل کر ایسی آواز بن گئے جسے موت کی آواز کہا جا سکتا تھا۔بعض منزل پر آکر گرتے اور اللہ کو پیارے ہو جاتے تھے۔یہ وہ لوگ تھے جو اپنے گھر جائیدادیں اور اپنے عزیزوں کی لاشیں سرحد پار چھوڑ آئے تھے۔انہیں دیکھ کر ہم اپنی قربانیوں کو بھول گئے۔میں تفصیل میں نہیں جاؤں گی کہ مہاجرین کس حال میں آئے تھے اور ان کے خون کے رشتوں کا کس طرح قتل عام ہوا تھا اور ان کی جوان اور کم سن بیٹیوں کو کس طرح بے آبرو اور اغوا کیا گیا تھا۔میں پاکستان میں پیدا ہونے والی نسلوں کو صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ قوم نے پاکستان کے لیے کتنا زیادہ خون، کتنے ہزار بچے اور کتنے زیادہ جوان مرد وعورتیں قربان کی تھیں۔(۲۳۸ تا ۲۴۰)

مراجع

۱۔ قرآن کریم

۲۔ تفسیر القرطبیؒ، ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبیؒ، المکتبۃ الشاملۃ

۳۔ صحیح مسلم، امام مسلم بن حجاج، فرید بک سٹال، لاہور

۴۔ السنن الکبریٰ، الامام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، المکتبۃ الشاملۃ

۵۔ دلائل النبوۃ، الامام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، المکتبۃ الشاملۃ

۶۔ السنن الکبریٰ، الامام احمد بن شعیب النسائی، المکتبۃ الشاملۃ

۷۔ المستدرک علی الصحیحین، امام حاکم، المکتبۃ الشاملۃ

۸۔ سنن النسائی، الامام احمد بن شعیب النسائی، المصباح

۹۔ مسند امام احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، المکتبۃ الشاملۃ

۱۰۔ المعجم الاوسط، الامام ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، المکتبۃ الشاملۃ

۱۱۔ التاریخ الکبیر، امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، المکتبۃ الشاملۃ

۱۲۔ مجمع الزوائد، حافظ نور الدین ہیثمی، المکتبۃ الشاملۃ

۱۳۔ جمع الجوامع، امام جلال الدین سیوطی، المکتبۃ الشاملۃ

۱۴۔ مسند ابن راہویہ، امام اسحاق بن راہویہ، المکتبۃ الشاملۃ

۱۵۔ تاریخ الاسلام، شمس الدین امام ذہبی، المکتبۃ الشاملۃ

۱۶۔ فیض القدیر، امام مناوی، المکتبۃ الشاملۃ

۱۷۔زادالمعاد،امام ابن قیم، المکتبۃالشاملۃ

۱۸۔التذکرۃ، ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبیؒ،دارالسلام، قاہرہ،طبعہ ثانیہ ۱۴۲۹ھ

۱۹۔السنن الواردۃ فی الفتن،امام ابوعمرودانی، المکتبۃالشاملۃ

۲۰۔النھایۃ فی الفتن الملاحم،امام ابوالفداءاسماعیل بن کثیر،دارالحدیث قاہرہ،

۲۱۔الفتن،امام حافظ نعیم بن حماد،دارالکتب العلمیۃ،بیروت لبنان،۱۴۲۵ھ

۲۲۔سبل الھدی والرشاد،علامہ محمد بن یوسف شامی، المکتبۃالشاملۃ

۲۳۔تاریخ بغداد،امام خطیب بغدادی، المکتبۃالشاملۃ

۲۴۔الکامل،امام ابن عدی،المکتبۃالشاملۃ

۲۵۔البدایۃ والنھایۃ،امام حافظ ابوالفداءاسماعیل بن کثیر،مکتبۂ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ

۲۶۔مشارع الاشواق الی مصارع العشاق،امام احمد بن ابراہیم،المشہور بابن نحاس،دارالبشائر الاسلامیۃ،طبعہ ثالثہ،۱۴۲۳ھ

۲۷۔تاریخ فرشتہ، محمد قاسم فرشتہ،المیزان،لاہور پاکستان،۲۰۰۸ء

۲۸۔شہاب نامہ، قدرت اللہ شہاب،سنگ میل پبلیکیشنزلاہور،ایڈیشن: ۲۰۱۰/۳۵ء

۲۹۔زاویہ،اشفاق احمد،سنگ میل پبلیکیشنزلاہور،فروری ۲۰۰۹

۳۰۔الکھ نگری، ممتاز مفتی،الفیصل،اردو بازار لاہور،مارچ ۲۰۱۰ء

۳۱۔خواجہ افتخار،جب امرتسر جل رہاتھا،الحمد پبلی کیشنز،لاہور،۲۰۱۰ء

مصنف کی دیگر بعض کتب ورسائل

- اوجھڑی کھانے کی شرعی حیثیت
- غامدی صاحب کا نظریہ ارتداد اور اس کا تحقیقی تجزیہ
- مردہ بھائی کا گوشت
- تاریخ بیت اللہ، مترجم
- حکم مس القرآن الکریم علی غیر وضوء (بغیر وضو قرآن کو ہاتھ لگانے کا حکم)
- تذکرہ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
- ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
- خلاصۃ التصانیف فی التصوف (تصوف کی کتابوں کا خلاصہ) مترجم
- تہذیب الافکار باصول الاکفار (حرمت تکفیر مسلم نمبر)
- بشارت مسیح
- تنویر الحلک (دیدار مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) مترجم
- توہین رسالت کی سزا قرآن وسنت اور بائبل کی روشنی میں
- ھل یقتل المسلم بالمرتد (کیا مسلمان کو مرتد کے بدلے قتل کیا جائے گا؟)
- مرتد کے مرنے پر اظہار افسوس یا تعزیت کرنے کی شرعی حیثیت
- رسول امین صلی اللہ علیہ والہ وسلم
- حضرت ڈاکٹر فضل الرحمن انصاری رحمۃ اللہ علیہ